

کی نگاہ انتخاب اور ذوق سخن کا اندازہ ہوتا ہے۔ شاعری ہی کے سلسلے میں ایک دل چپ مضون "چند غزلوں کے واقعاتی پس منظر" بھی ہے۔ صاحب مضون نے مختلف ماخذ کی مدد سے بعض اشعار کے پس منظر میں موجود واقعات کی نکاح دی کی ہے۔

حضرت کی تقدیدی بصیرت پر ناقین نے بہت کم توجہ دی ہے۔ جتاب شفقت رضوی نے "معیار سخن" اور "معیار نقد" کے عنوان سے اس ضمن میں نمایاں پیش رفت کی ہے۔ مذکورہ مطالعے میں انہوں نے حضرت کی نظری اور عملی تقدید کے خاص خاص ہیلو ابھار کئے ہیں، مگر تفصیلی تجزیے کی ضرورت کا احساس انھیں بھی ہے۔

حضرت کی صاحافت کے سلسلے میں "اردو سے محلی" اور "خبر" "مستقل" پر مفصل مقالہ شامل کتاب ہے۔ "اردو سے محلی" کے تینوں دوراً پر ضروری معلومات فرمائی کے ساتھ ساتھ رسائل کے مشمولات کا تجزیہ بھی کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر "مطالعہ حضرت موبہانی" ناقین ادب کے لیے عموماً اور مذاہین حضرت کے لیے خصوصاً لائق مطالعہ ہے۔ فاضل مرتب بھی قابل مبارک باد ہیں جن کی وساطت سے یہ وقیع مجموعہ زیرِ طبع سے آراستہ ہوا۔

۱۳۔ تقدید کی آزادی (مجموعہ مضامین)

مصنف: مظفر علی سید

ناشر: دستاویز مطبوعات، لاہور۔

سال اشاعت: ۱۹۹۷ء

مہر: سید جادید اقبال

مظفر علی سید اردو تقدید کے حوالے سے ایک معتبر نام ہے۔ وہ تخلیقی تقدید اور اپنے متفروض اسلوب کی بنا پر جانے بنتے ہیں۔ زیرِ تبصرہ کتاب چالس سال کے دوران لکھنے جانے والے تین دشیریں مضامین کا مجموعہ ہے۔ ناہبائی کی وجہ ہے کہ اس مجموعے کا نام "تقدید کی آزادی" ہے جو بہت سارے سلطانی و سلطاب اور صاحث اپنے اندر پہنچنے ہوتے ہے۔

ہمارے اکثر ناقین کے ہمہاں کچھ کچھ قاعدے اور موضوعات ہیں جن کی بنیاد پر تقدیدی سنتامیں لکھدی جاتے ہیں۔ "ٹھلاً ترقی پسندی یا "انٹی ترقی پسندی" ، تقدید پر سفری اثرات یا تقدید اور تخفافت وغیرہ اسی طرح تقدید ہمیشہ دو سلک کے افراد کی قدم داری بری ہے۔ اول ترقی پسند دوم "انٹی ترقی پسند" ۔ ہمارے خیال میں مظفر علی سید ناصل صاحب اولیٰ اور آزاد ناقد ہیں ان کی تحریروں میں نسخ اور تخلیقی پائی جاتی ہے۔ وہ مغربی حوالے چونکانے یا اپنی علمی صلاحیت و کھانے کے

لیے نہیں بلکہ ایک ضرورت کے طور پر پیش کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ سوال در سوال اور جواب در جواب کا فارمولہ استعمال ہوتا ہے۔ جس سے دوران مطالعہ اٹھنے والے ممکن سوالات اور ان کے تجھی جوابات سامنے آ جاتے ہیں، یہ سارا عمل نہلہت علی پیراء میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سید صاحب کی تحریروں میں لہیام نہیں ہوتا۔

اس مجھے میں دو طرح کے مظاہن ہیں۔ اول **شخصیت اور فن کے حوالے سے**، دوم **فن تقدیم یا تقدیم کی تحقیق سے متعلق** اس کے علاوہ **فشن کی تقدیم سے متعلق آصف فرنی کے ساتھ ایک دل چپ اور نہلہت مفید گفتگو کے علاوہ تقدیم سے متعلق کچھ سوالات کے معلومات افراہ جوابات بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔ شخصیت اور فن کے حوالے سے جو مظاہن اس کتاب میں شامل ہیں ان کے عنوانات یہ ہیں:-**

- ۱۔ "محمد حسن عسکری: ستارہ یا بادبان" - ۲۔ "عسکری، فرقہ: ناقہ بطور شاگرد" - ۳۔ "فین کی میزان: شاعر بطور ناقہ" - ۴۔ "آخر حسین رائے پوری: ناقہ بطور پیش رو" - ۵۔ "سلمیم احمد: نئی تقدیم اور آدھا آدمی" - ۶۔ "ریاض احمد کے تقدیمی مسائل" - ۷۔ "شیفتہ کی شانستگی" - ۸۔ "لارنس کا تقدیمی عمل" - ۹۔ "مٹو: ممتاز شیرس کی نظر"

تقدیم اور تحقیق سے متعلق مظاہن کے عنوانات یہ ہیں:-

- ۱۔ "ترقی پسندی اور تاریخی شور" - ۲۔ "تقدیم اور سنجیدگی" - ۳۔ "تقدیم ہماری کس ضرورت کو پورا کرتی ہے" - ۴۔ "اردو ادب اور مغربی تقدیم" - ۵۔ "تاریخ ادب کا تقدیمی مطالعہ" - ۶۔ "اردو ادب میں تحقیق کا تقدیمی جائزہ" - ۷۔ "تحقیق اور تقدیم کا ربط بالہم" - ۸۔ "کیا اردو تقدیم (بلکہ پورا ادب ہی) روپہ زوال ہے؟" - ۹۔ "ہماری تقدیم: پاکستان کے عشرہ اول میں" - ۱۰۔ "تقدیم بطور افسانہ" - ۱۱۔ "تقدیم کی آزادی" -

منظر علی سید کے یہ مظاہن ان کی علی و ادبی بصیرت کے آئندہ دار ہونے کے ساتھ ساتھ تقدیمی ادب کا ایک اہم حصہ بھی ہیں۔ ان کے مظاہن کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ شخصیت کے ساتھ فن کو نظر انداز نہیں کرتے۔ اسی طرح تخلیقی حرکات پر بحث کے دوران اس فن پارے کے دور کو بھی فراموش نہیں کرتے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمہ غالب سے لے کر آج تک کے تقدیمی سرمائیے کو جا بجا امثل میں استعمال کرتے ہیں جس سے قاری میں تقدیم کے ساتھ تاریخ اور تحقیق کا شور بھی پرداں چھوڑتا ہے۔ اس مجھے کے شانے ہو جانے سے سید صاحب کے مظاہن کی تازگی دوچند ہو گئی ہے۔ پختانچہ توقع کی جاتی ہے کہ ناقہ اس حوالے سے ان مظاہن کو ضرور دیکھیں گے کہ مظفر علی سید کا تصویر تقدیم نگاری کیا ہے۔